معارف نبوی

طالب محسن

نیکی کا اجر

(مشکوٰۃ، کتاب الایمان: حدیث ۴۴:۴۵)

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

عن أبی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إذا أحسن أحدكم إسلامه، فكل حسنة يعملها تكتب له بعشر أمثالها إلى سبع مائة ضعف. وكل سيئة يعملها تكتب بمثلها حتى لقى الله.

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص اپنے دین کو بہترین بنالیتا ہے تو ہر نیکی جو وہ کرتا ہے دس گنا سے سات سو گنا تک لکھی جاتی ہے۔ اور ہر برائی جو وہ کرتا ہے اسی کے برابر (یعنی ایک ہی) لکھی جاتی ہے۔“

لغوی بحث

أحسن : بہترین طریقے سے کرنا۔ یہ لفظ قرآنِ مجید میں بھی بہت استعمال ہوا ہے۔ لفظ احسان اسی سے مشتق

ہے جسے پانے کا طریقہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیثِ جبریل میں مروی ہے۔

حسنة: خوبی، بھلائی۔ یہ لفظ جہاں اچھے حالات کے لیے آتا ہے وہاں نیکیوں کے لیے بھی آتا ہے۔

سيئة: برائی۔ یہ لفظ چھوٹی بڑی بدیوں کے لیے عام ہے۔

لقی اللّٰہ: اللہ سے ملے۔ یہاں اس سے موت مراد ہے۔

متون

یہ روایت معروف روایات میں سے ہے۔ اسے متعدّد محدثین نے روایت کیا ہے۔ بعض روایات میں 'إذا تحدث' کے بجائے 'إذا هم' ہے۔ اسی طرح ترمذی نے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بیان کرنے کے بعد 'من جاء بالحسنة' والی آیت بھی پڑھی تھی۔ مسلم کی ایک روایت جامع ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اسی کے اجزا مختلف صورتوں میں الگ الگ روایت کی شکلمیں کتبِ حدیث کی زینت بنے ہیں:

عن ابوهريرة رضى الله عنه عن محمد صلى الله عليه وسلم فذكر أحاديث منها. قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: قال الله عز و جل: إذا تحدث عبدى بأن يعمل حسنة فأنا أكتبها له حسنة ما لم يعمل. فإذا عملها فأنا أكتبها له بعشر أمثالها. و إذا تحدث بأن يعمل سيئة فأنا أغفرها له ما لم يعملها فإذا عملها فأنا أكتبها له بمثلها. و قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: قالت الملائكة: ذاک عبدک يريد أن يعمل سيئة و هو أبصر به. فقال: ارقبوه فإن عملها فاكتبوها له بمثلها

"ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے ان سے بہت سی باتیں روایت کی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جب میرا بندہ نیکی کرنے کے بارے میں سوچتا ہے تو میں اسے اس کی ایک نیکی کے طور پر لکھ لیتا ہوں۔ پھر جب وہ اس پر عمل کر لیتا ہے تو میں اس نیکی کو دس گنا کر کے لکھ لیتا ہوں۔ اور جب کوئی برائی کرنے کے بارے میں سوچتا ہے تو میں اس ارادے کو معاف کر دیتا ہوں جب تک وہ کر نہیں ڈالتا۔ پھر جب وہ ارتکاب کر لیتا ہے تو میں اسے اس کی ایک ہی برائی لکھتا ہوں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی بتایا کہ فرشتے کہتے ہیں: یہ تیرا بندہ برائی

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

و إن ترکها فاکتبوها له حسنة إنما ترکها من جرای. وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم إذا أحسن أحدکم إسلامه فکل حسنه یعملها تکتب له بعشر أمثالها إلی سبع مائة ضعف و کل سیئة یعملها تکتب بمثلها حتی یلقی الله.

(مسلم، کتاب الایمان، باب ۵۹)

کرنا چاہتا ہے اور وہ اس کے در پے ہے۔ تو اللہ تعالیٰ ان سے کہتے ہیں: اس پر نظر رکھو۔ اگر یہ کر ڈالے تو اسے اس کی ایک برائی لکھ لو اور اگر چھوڑ دے تو اس کی ایک نیکی لکھ دو۔ اس نے میری وجہ سے ایسا کیا ہے۔ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا: جب کوئی شخص اپنے اسلام کو بہترین بنا لیتا ہے تو اس کی ہر نیکی جو وہ کرتا ہے دس گنا سے سات سو گنا تک لکھی جاتی ہے اور ہر برائی جو وہ کرتا ہے ایک ہی برائی لکھی جاتی ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کے پاس پہنچ جاتا ہے۔"

www.al-mawrid.org www.javedahmadghamidi.com

مسلم کی یہ روایت ایک ہی موقع کی گفتگو معلوم نہیں ہوتی۔ یہی وجہ ہے کہ دوسری کسی کتاب میں یہ روایت اس صورت میں درج نہیں ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابوہریرہ کے شاگرد وہب بن منبہ نے ایک ہی مضمون کی مختلف روایات کو یک جا کر دیا ہے۔ اور اس کے قرائن اس متن میں بھی موجود ہیں۔ دوسری صورت یہ ہو سکتی ہے کہ گفتگو تو ایک ہی موقع کی ہو لیکن روایت میں درمیان کی بہت سی باتیں حذف ہو گئی ہیں۔ بہر حال اس روایت میں بیان کی گئی یہ حقیقت کہ برائی کے خیال کو معاف کر دیا جاتا ہے اور نیکی کے خیال کو ایک نیکی قرار دیا جاتا ہے اور یہ بات بھی کہ ایک برائی ایک ہی لکھی جاتی ہے اور ایک نیکی دس گنا یا اس سے زیادہ لکھی جاتی ہے، اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں پر بے پایاں رحمت کو واضح کرتی ہے۔

معنی

یہ روایت سر تا سر قرآنِ مجید ہی کے ایک نکتے کا بیان ہے۔ سورۂ انعام میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ. (۶:۱۶۰)

"جو ایک نیکی کما کر لایا تو اس کے لیے یہ دس کے برابر ہوں گی اور جس نے ایک برائی کی اسے اس کے برابر ہی جزا دی جائے گی۔ اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔"

اسی طرح سورۂ بقرہ میں ارشاد ہے:

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ. (۲۶۱:۲)

''ان لوگوں کی مثال جو اللہ کے راستے میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں ایک بیج کی ہے ۔ جس پر سات بالیاں آئیں اور ہر بالی میں سو دانے تھے۔ اور اللہ جس کے لیے چاہتا ہے اضافہ کرتا ہے اور اللہ بڑی گنجایش والا اور علم والا ہے۔''

سورۂ انعام کی آیت کے سیاق و سباق اور سورۂ بقرہ کی آیت کے الفاظ سے وہ نکتہ واضح ہوتا ہے جسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے 'إذا أحسن أحدكم اسلامه' کے الفاظ میں بیان کیا ہے۔ درحقیقت کسی نیکی کے محرک، جذبے اور خوبی کی مختلف صورتیں ہیں جن کے نتیجے میں کوئی نیکی سات سو گنا تک اجر کا باعث بن جاتی ہے۔ چنانچہ جب ہم کوئی نیک عمل کرتے ہیں تو جہاں اس چیز کی ضرورت ہے کہ ہماری نیت صرف خدا کی رضا ہو وہاں اس عمل کا درست ہونا بھی اہمیت رکھتا ہے۔ وہ عمل جو محض چھدا اتارنے کے لیے کیا گیا ہو بسا اوقات اللہ کی ناراضی کا باعث بن جاتا ہے۔ اسی طرح کسی نیکی کے کرنے میں حالات کی نامساعدت بھی اجر کی کمی بیشی کا باعث بنتی ہے۔ جتنے مشکل حالات میں کوئی نیکی کی جاتی ہے اس کا اجر اتنا ہی بڑھ جاتا ہے۔ موجودہ زمانے میں لوگ بالعموم برائی کے فروغ اور نیکی کرنے میں حائل رکاوٹوں کا شکوہ کرتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے اس اصول کی روشنی میں دیکھیں تو اس زمانے کی چھوٹی چھوٹی نیکیاں بھی بڑے اجر کا باعث ہوں گی۔ تمام نیکیوں کو بہترین صورت میں کرنے کے لیے جہاں ہمیں یہ خیال رکھنا چاہیے کہ ہم سب کچھ خدا کے سامنے کر رہے ہیں۔ وہ ہمیں دیکھ رہا ہے۔ اسی طرح ہمیں اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی پیشِ نظر رکھنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے 'لقد كان لكم فى رسول الله أسوة حسنة' (احزاب ۳۳: ۲۱) کہہ کر ہمارے لیے نشاناتِ راہ متعین کر دیے ہیں۔

کتابیات

بخاری، کتاب الایمان، باب ۳۰، کتاب التوحید، باب ۳۵۔ مسلم، کتاب الایمان، باب ۵۹۔ ترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب ۷۔ مسند احمد ابی ہریرہ۔